بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱۸

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۶ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | ۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ | ۲۶ ماہ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ہجرت ۱۳۲۲ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو رات بھر شدید کھانسی اور بےخوابی رہا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ اور سر درد کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

کل دوپہر جناب بابو محمد رشید خان صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر دارالرحمت نے اپنے فرزند عبدالرشید صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔

۲۴ ہجرت ۸ بجے صبح جامعہ احمدیہ کے طلباء کی طرف سے مولوی فاضل امیدواروں اور درجہ رابعہ کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بھی مدعو کیا گیا۔ جامعہ کے طلباء نے ایڈریس پڑھا۔ اور مولوی فاضل طلباء نے جواب دیا۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مولانا ابوالعطاء صاحب نے مفید نصائح پر مشتمل تقاریر کیں۔ نیز اسی دن ۶ بجے شام مولوی فاضل طلباء کی طرف سے اپنے اساتذہ کو ایک پارٹی دی گئی۔ پرنسپل صاحب جامعہ، مولوی ابوالعطاء صاحب، حافظ مبارک احمد صاحب ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۰ جمادی الاول

شمالی افریقہ میں اتحادیوں کی فتح

اور

صداقت احمدیت کا عظیم الشان نشان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے شمالی افریقہ میں اتحادیوں کو کامل فتح حاصل ہو چکی۔ اور ہر جگہ اس فتح کی خوشی میں جشن منایا جا چکا ہے۔ یہ تمام جنگ اپنے اندر صداقت احمدیت اور جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تعلق باللہ کا ایک نہایت واضح اور عظیم الشان نشان ہے۔ جس کا ذکر کئی بار پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے متعلق ستمبر ۱۹۴۰ء میں جو رؤیا دیکھا تھا۔ اس کے اکثر حصے اس سے قبل مختلف اوقات میں پورے ہو چکے۔ اور ایسے رنگ میں پورے ہو چکے ہیں۔ کہ کسی کو انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی مثلاً حضور نے دیکھا تھا کہ گویا میں مصر میں ہوں۔ اور لیبیا کے محاذ پر دشمن کی فوجوں اور انگریزی فوجوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے اس وقت لڑائی کا میدان مجھے اس شکل میں دکھایا گیا۔ کہ گویا انگریزی علاقہ ایک ہال کی طرح ہے اس ہال میں ایک طرف سے سیڑھیاں اترتی ہیں۔ جو چوڑی سیڑھیاں کچھ دور تک سیدھی جا کر پھر ایک طرف کو مڑ جاتی ہیں۔ گویا وہ اس ہال میں آنے کا رستہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ انگریزی فوج دشمن کے دباؤ کو برداشت نہ کرتے ہوئے پیچھے ہٹتی ہے۔ وہ بڑی بہادری سے لڑتی ہے۔ مگر دشمن کا زور اتنا زیادہ ہے۔ کہ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ میں نے دیکھا۔ کہ پہلے تو انگریزی فوجیں سیڑھیوں کے دوسرے سرے پر دشمن سے لڑ رہی ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ سیڑھیوں پر سے اترنا شروع ہو گئیں۔ دشمن ان کے پیچھے بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سیڑھیاں ختم ہو گئیں۔ اور انگریزی فوجیں ہال میں اتر آئیں۔ اور دشمن کی فوج بھی ان کے پیچھے اترنا شروع ہو گئی۔ اس نظارہ کو دیکھ کر مجھے خیال آیا۔ کہ انگریزی فوج کمزور حالت میں ہے۔ اور میں اپنے دل میں جوش محسوس کرتا ہوں۔ کہ ان کی مدد کروں۔ اس خیال کے آنے پر میں تیزی سے گھر کی طرف آتا ہوں۔ اور گھر پہونچ کر میاں بشیر احمد صاحب کی تلاش کی ہے۔ وہ مجھے ملے ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا۔ کہ ہم فوج میں تو داخل نہیں ہو سکتے۔ مگر ہمارے پاس رائفلیں اور بندوقیں ہیں۔ وہ لے کر اپنے طور پر دشمن پر حملہ کریں۔ یہ کہہ کر میں ان کو ساتھ لے کر گیا ہوں۔ ہم دور کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہم بندوقیں چلا رہے ہیں گو ظاہری بندوق چلانا مجھے یاد نہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہم نے فائر کئے ہیں ہمارے فائروں کے بعد انگریزی فوج کا قدم آگے بڑھنا شروع ہوا۔ دشمن بھی سختی سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور ایک ایک انچ پر لڑائی ہو رہی ہے مگر میں نے دیکھا۔ کہ انگریزی فوج دشمن کو دباتے ہوئے سیڑھیوں تک لے گئی۔ اور اسے ہٹاتے ہوئے دوسرے سرے تک چڑھ گئی۔ گویا اسے اپنے علاقہ سے باہر کر دیا۔ اس وقت آواز آئی۔ کہ ایسا دو تین بار ہو چکا ہے۔ یعنی کبھی تو دشمن انگریزی فوج کو دبا کر لے گیا۔ اور کبھی انگریزی فوج اسے دباتی ہوئی اپنے علاقہ سے باہر لے گئی۔ اور دو تین بار ایسا ہؤا۔ اور ہر دوست و دشمن اس امر کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔ کہ یہ رؤیا بالکل واضح طور پر پورا ہو چکا ہے۔ یہ ایک ایسی لڑائی تھی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ کہ پہلے ایک فوج دشمن کو دھکیلتے ہوئے کئی سو میل تک لے جائے۔ اور پھر وہ اسے دھکیل کر واپس لے آئے۔ اور متواتر دو تین بار ایسا ہو۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بتایا تھا۔ لیبیا کی جنگ میں تین بار ایسا ہؤا۔

اپنے اس رؤیا کو بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا تھا۔ کہ "یہ جو میں نے دیکھا ہے۔ کہ ہم نے فائر کئے ہیں۔ اس کا مطلب میں دعا سمجھتا ہوں۔ اور بشیر احمد کا نام بشارت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کی تعبیر میں نے یہ کی۔ کہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری دعاؤں سے اللہ تعالیٰ انگریزی فوجوں کو آخری دفعہ دشمن کو دھکیلنے کی توفیق دیدے۔ کیونکہ گو ضروری نہیں۔ کہ خواب میں جو آخری نظارہ دکھایا جائے۔ فی الواقعہ وہ آخری نظارہ ہو۔ مگر کثیر الوقوع امر یہی ہے کہ جو آخری نظارہ نظر آئے۔ وہی واقعہ میں آخری ہوتا ہے۔" (الفضل ۳۔ جولائی ۱۹۴۲ء)

اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے شمالی افریقہ میں اتحادیوں کی کامل فتح اور محوریوں کا وہاں سے کلیۃً اخراج اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ حضور کا رؤیا لفظ بلفظ پورا ہو چکا ہے۔

یہاں اس امر کا ذکر کر دینا بھی خالی از فائدہ نہ ہو گا۔ کہ حضور نے اس جنگ کی فیصلہ کن لڑائی کا محاذ ہال کی شکل میں دیکھا تھا۔ اور ایسا ہی فی الواقعہ ہؤا بھی ہے۔ گو جنرل منٹگمری اور رومیل کے درمیان العالمین کے محاذ پر جس علاقہ میں لڑائی ہوئی وہ بھی ہال سے مشابہ تھا مگر شمالی افریقہ کی آخری اور فیصلہ کن لڑائی ایک ایسے ہی علاقہ میں لڑی گئی ہے۔ جس پر اپنے محل وقوع کے لحاظ سے ہال کا لفظ صحیح معنوں میں بولا جا سکتا ہے۔ ٹیونس اور بزرٹا کے تنگ علاقوں اور گھاٹیوں میں ہزاروں فٹ بلند پہاڑیوں پر کبھی اتحادی افواج کے چڑھنے اور کبھی اترنے سے صحیح معنوں میں ہال کی سیڑھیوں پر چڑھنے اور اترنے کا نظارہ ہر ایک نے دیکھ لیا۔ اور پھر کیپ بون کے تنگ اور محدود ہونے کی وجہ سے ایک ہال کے مشابہ ہونے سے کون انکار کر سکتا ہے۔

مختصر یہ ہے۔ کہ اس رؤیا کا ہر ایک حصہ اور جز نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہو کر اس امر کا واضح ثبوت پیش کر چکا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقدس امام کا عالم الغیب ہستی کے ساتھ تعلق ہے۔ اور شمالی افریقہ کی جنگ کے خاتمہ نے صداقت احمدیت کے اس عظیم الشان نشان کو آفتاب نصف النہار کی طرح روشن اور نمایاں کر کے دکھا دیا ہے۔ اور ہر ایک صاحب بصیرت کے لئے ہدایت کا رستہ کھول دیا ہے۔ کاش کوئی سمجھے۔ اور فائدہ اٹھائے۔

تحریک غلہ فنڈ برائے غرباء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک غلہ برائے غرباء قادیان دارالامان پر جن احباب نے حصہ لیا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ بیرونی جماعتوں میں سے لائل پور کی جماعت نے اپنے وعدہ کی پہلی قسط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بھجوا دی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ باقی جماعتیں بھی جہاں اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہی ہیں۔ وہاں غرباء کا حصہ یعنی جمع کردہ غلہ کا چالیسواں حصہ قادیان بھجوانے میں تاخیر نہیں کریں گی۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

(۱) نذیر احمد صاحب لاہور ہاؤس قادیان ۲ من
(۲) محمود احمد صاحب نیلہ گنبد لاہور ۳ روپے
(۳) بشارت علی صاحب سٹرو عہ ۲ ″
(۴) بچگان بابو نواب الدین صاحب دارالرحمت ۵ ″
(۵) شیخ محمد صدیق محمد یوسف صاحب کلکتہ ۱۲-۸-۱۲ روپے
(۶) سیٹھ خلیل احمد صاحب مونگھیری ۲۵ سیر
(۷) چوہدری بدر سلطان صاحب مجاہد تحریک ۱۴ ″
(۸) سیکرٹری جماعت لاہور ۵ روپے
(۹) خالدہ شفیق لاہور ۱۰ ″
(۱۰) جماعت احمدیہ لائل پور ۱۲ من

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین

احباب قادیان سے ضروری گزارش

(از صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

جیسا کہ احباب کو الفضل سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں ڈاکٹری کا آخری امتحان پاس کر چکا ہوں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا منشا ہے۔ کہ میں پہلے چند سال باہر کسی بڑے ہسپتال میں کام سیکھ لوں۔ اور پھر قادیان میں احباب کی خدمت کروں چونکہ ابھی تک باہر ٹریننگ حاصل کرنے کا انتظام نہیں ہوا گو اس کی کوشش جاری ہے۔ اس لئے میں قادیان کے تمام احباب سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ جب بھی ان کو ڈاکٹری مشورہ یا علاج کی ضرورت ہو تو وہ میرے پاس تشریف لائیں یا مجھے بلا لیں۔ میں انشاء اللہ العزیز ہر وقت ان کی خدمت کرنے کے لئے حاضر ہوں گا۔ آج کل میں صبح چند گھنٹے نور ہسپتال میں بھی کام کرتا ہوں۔ نیز حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے نہایت شفقت سے یہ منظور فرمایا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو اپریشن وغیرہ کی ضرورت ہو۔ تو حضرت موصوف انشاء اللہ اپریشن کر دیں گے۔ احباب اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وما توفیقی الا باللہ

دو منیجروں اور ایک کلرک کی فوری ضرورت

(۱) ضرورت ہے دو سینئر منیجروں کی جو دفتر کا کام بھی جانتے ہوں۔ اور زمینداری کا کام بھی جانتے ہوں۔ اگر زراعتی گریجوایٹ ہوں تو انہیں ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت رہائش قادیان یا سندھ۔ پراویڈنٹ فنڈ اور جنگ الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ تنخواہ گریڈڈ ہوگی۔ یعنی آئندہ ترقی کی گنجائش رکھی جائے گی۔

(۲) آڈٹ اینڈ بیلنس شیٹ کلرک کی جو آڈٹ کرنے اور بیلنس شیٹ بنانے کی قابلیت رکھتا ہو۔ تنخواہ چالیس جنگ الاؤنس چھ روپیہ۔ ایک من غلہ ماہوار اور پراویڈنٹ فنڈ تجربہ کار آدمی کو اس سے زیادہ تنخواہ بھی دی جا سکتی ہے۔ ترقی سالانہ دو روپیہ ستر روپیہ تک۔ اس کے علاوہ بونس وغیرہ حاصل کرنے کا بھی امکان ہے۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آئیں۔ چونکہ فوری انتخاب ضروری ہے۔ اس لئے وہی درخواست دیں جو فوراً کام پر لگ سکتے ہوں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری قادیان ضلع گورداسپور)

خدا کا نور ——— قرآن کریم

جس دل میں خدا تعالےٰ کی محبت کا نور ہے۔ وہ دل خدا تعالےٰ کا جلوہ گاہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا نور یہ ہے۔ کہ ہمیں اس کے پاک کلام کے مفہوم کی سمجھ ہو۔ قرآن کریم کا ترجمہ ایک زینہ ہے۔ جس سے ہم قرب الٰہی کے منازل پا سکتے ہیں۔ یہ ایک دروازہ ہے۔ جس کے بعد سلوک کا میدان شروع ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا " دنیا خواہ اسے کتنی ہی تلواریں مارے۔ تلواریں ٹوٹ جائیں گی۔ مگر وہ اس دل کو نہیں توڑ سکیں گی۔ جو خدا تعالےٰ کی محبت اور قرآن کریم کے معارف کا جلوہ گاہ ہوگا۔ کیونکہ وہ دل خدا کے نور کا گھر ہوگا" (الفضل ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

پس ترجمۃ القرآن خود سیکھئے۔ شوق سے دوسروں کو سکھایئے۔ کہ یہ سراسر نور ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کرام بہت جلد ایسا انتظام فرمائیں۔ کہ حضور کے الفاظ میں " ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جاننے لگے ۔۔۔۔ ہم میں سے ہر شخص قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کے مفہوم سے آگاہ ہو جائے" (الفضل ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

خاکسار۔ ناصر احمد نائب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نہایت ضروری اعلان

(۱) تحریک جدید کے جن مجاہدوں کا چندہ سال نہم ۳۱ مئی ۱۹۴۳ء ۵ بجے شام تک مرکز میں داخل ہو جائے گا۔ روپیہ کا داخلہ خواہ بصورت منی آرڈرز بیمہ یا چیک کے ذریعہ ہو یا دستی دفتر محاسب میں رقم داخل کر کے رسید حاصل کر لی گئی ہو۔ ان کے نام انشاء اللہ ۳۱ مئی ۵ بجے شام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

پس ہر مجاہد کوشش کرے۔ کہ اس کا چندہ بہر حال ۳۱ مئی ۵ بجے شام تک مرکز میں پہونچ جائے۔ (۲) دوستوں کے مزید اطمینان اور تسلی کے لئے امانت تحریک جدید میں امانت رکھنے والے احباب کا حساب بھیجا جا رہا ہے۔ تحریک جدید کا ہر امانتدار اپنا حساب دیکھ کر تسلی کرلے۔ اگر کسی رقم کا فرق ہو۔ تو بحوالہ کوپن نمبر و تاریخ داخلہ دفتر محاسب سے فوراً سیکرٹری صاحب امانت تحریک جدید قادیان کو لکھیں تا مزید پڑتال ہو۔ بغیر کسی حوالہ کے حساب کی پڑتال محال ہوگی ہر امانتدار یہ بھی نوٹ کرلے۔ کہ اس کے نام کے ساتھ ایک نمبر لکھا جا رہا ہے۔ یہ نمبر رقم ارسال کرتے وقت کوپن یا بیمہ ارسال کرتے وقت بیمہ میں ضرور لکھنا چاہیئے۔ بلکہ جب روپیہ لینے کے لئے تحریری درخواست کریں۔ تو اس وقت بھی یہ نمبر لکھا کریں۔ چونکہ تحریک جدید کی امانت سے روپیہ ہر وقت واپس ہو سکتا ہے۔ اس لئے سب احباب کو اس امانت میں روپیہ جمع کرنا چاہیئے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

شیخ عبد الحق صاحب گرداور اشتمال اراضی کو اطلاع

مکرمی شیخ عبد الحق صاحب گرداور اشتمال اراضی ساکن وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور جہاں کہیں بھی ہوں بلا توقف فوراً اپنے پتہ سے ناظر صاحب اعلیٰ کو اطلاع دیں۔ ان کی سخت ضرورت ہے۔ یا اگر کسی اور صاحب کو ان کا علم ہو تو مطلع فرما کر ممنون کریں۔

ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں مطلع رہیں

چونکہ حکیم محمد فیروز الدین صاحب انسپکٹر بیت المال رخصت پر جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کی جگہ سید محمد لطیف صاحب کو اس ضلع کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے انسپکٹر کے فرائض سر انجام دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ عہدہ داران و احباب جماعت مطلع ہو کر ان کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

ناظر بیت المال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک غیر مطبوعہ تحریر

سلسلہ کے مشہور پنجابی شاعر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے جب اپنی مقبول عام پنجابی نظم "چٹھی مسیح" لکھی۔ تو وہ خود اس کا مسودہ لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور مسجد مبارک میں جبکہ حضور علیہ السلام اور صحابۂ کرام تشریف فرما تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے اس نظم کے پڑھنے کی اجازت چاہی۔ اور اجازت ملنے پر آپ نے کھڑے ہو کر ایک خاص انداز اور خوش الحانی کے لہجہ میں سنائی۔ اس نظم کو سنکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسرور ہوئے۔ یہ نظم "چٹھی مسیح" کے نام سے چھاپی گئی۔ اور اس وقت تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے ایک دفعہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں اس مضمون کا عریضہ لکھا۔ کہ میرے علاقہ میں ایک صوفی ہے۔ جو کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ (مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) ہندوؤں کے طرفدار ہو کر ان کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ اور آپ کے پاس ٹیپاسے ہیں۔ اُن پر لفظ "گناہ" لکھا ہے۔ اور آپ کے متعلق یہ الفاظ مجھے دکھائے گئے۔ "من الاسلام بوطرفھا" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم نے اس خواب کے ساتھ اپنی پریشانی کا بھی حال تحریر کیا۔ اور لکھا۔ کہ میں بڑا حیران ہوں۔ اور بہت استغفار کر رہا ہوں۔ ان کا خط پڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو لکھا۔ کہ (ان دنوں حضرت مفتی صاحب ڈاک کا جواب دیا کرتے تھے) "انہیں جواب لکھ دیں کہ توبہ استغفار عمدہ چیز ہے۔ مگر ان لوگوں کی خوابوں کا ہرگز اعتماد نہ کریں۔ کیونکہ یہ لوگ تقویٰ سے بعید ہیں۔ اور شیطان کے مس سے خالی نہیں۔ ابھی تک تو میں تمہارے درمیان زندہ ہوں اور صدہا نشان الٰہی ظاہر ہو رہے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ ایک ماہ کے بعد میری کتاب حقیقۃ الوحی منگوا کر دیکھیں۔ کہ اس وقت تک وہ چھپ جائیگی جس شخص کو تزکیۂ نفس حاصل نہیں۔ وہ جس قدر شیطان کے قریب ہے۔ اس قدر خدا کے قریب نہیں"۔ یہ تحریر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے فرزند مرزا محمد حسین صاحب کلرک حوالدار جالندھر چھاؤنی کے پاس محفوظ ہے۔ خاکسار افضل حسین دفتر تالیف و تصنیف قادیان

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے اوہام کا ازالہ

۲

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے غیر مبائعین کے جلسہ سالانہ پر ایک تقریر کی جس پر میں نے "الفضل" ۱۲ و ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء کے پرچوں میں تبصرہ کیا۔ مصری صاحب نے ۱۷ و ۲۴ مارچ کے پیغام صلح میں اس پر کچھ خامہ فرسائی کی ہے مگر میرے پیش کردہ امور کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مصری صاحب نے اپنی تقریر میں ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ کے فقرہ "سوایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے" سے یہ استدلال کیا تھا۔ کہ ہر سچے دین میں امتی نبی ہوتے رہے ہیں۔ یہ امتی نبی محدثین تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی انہی کے زمرہ میں داخل ہیں۔ نہ کہ انبیاء کے زمرہ میں۔ میں نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین کی تفسیر میں فرمایا ہے:- "آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" اور مصری صاحب سے دریافت کیا تھا۔ کہ اگر اس جگہ نبی تراش سے محدث تراش مراد لیا جائے۔ تو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام ان معنوں میں خاتم النبیین تھے۔ اور ان معنوں کے لحاظ سے خاتم النبیین ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہ تھی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ بیان فرما رہے ہیں۔ کہ نبی تراش ہونے کی قوت قدسیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی کو حاصل نہ تھی۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ جس قسم کا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل بن سکتا ہے اس قسم کا نبی پہلے کسی نبی کی پیروی سے نہیں بنا۔ یہ حوالہ میں نے اس لئے پیش کیا تھا۔ تا مصری صاحب سمجھ جائیں کہ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ کی عبارت کا جو یہ مفہوم وہ لے رہے ہیں۔ وہ درست نہیں۔ اس کے جواب میں مصری صاحب لکھتے ہیں:-

"محترم قاضی صاحب! آپ نے اس تناقض کو دور کرنے کا بوجھ خاکسار پر ڈالا ہے خاکسار تو جیسا پہلے عرض کر چکا ہے۔ ضرور انشاء اللہ بتوفیقہٖ اس تناقض کو دور کرے گا۔ جو آپ نے پیش کیا ہے۔ لیکن خاکسار چاہتا ہے۔ کہ جناب پہلے اس امر کا صاف اور واضح الفاظ میں اعتراف کر لیں۔ کہ میری پیش کردہ عبارت کا وہی مفہوم ہے۔ جو میں نے بیان کیا ہے۔ اور یہ کہ آپ اس تناقض کو دور کرنے سے عاجز ہیں جس وقت آپ کی طرف سے ایسا اعلان ہو جائے گا۔ تو خاکسار ان تحریروں کا حل پیش کر دے گا۔ جو آپ نے حضور کے اس جواب میں پیش کی ہیں۔ اس کے متعلق دو ہفتہ تک انتظار کروں گا۔ اگر اس عرصہ میں آپ کی طرف سے اس مفہوم کا کوئی اعلان شائع نہ ہوا۔ تو آپ کی خاموشی کو ہی آپ کے عجز کا اقرار قرار دے کر آپ کی پیش کردہ تحریروں کا انشاء اللہ حل لکھنا شروع کر دوں گا۔ لیکن اس مقالہ میں بھی اس بات پر مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس کا یہی مذہب تھا۔ کہ اس کام کے لئے سب نبیوں کو ہی قوت قدسیہ عطا کی گئی تھی۔ یہ الگ امر ہے۔ کہ کسی کو زیادہ عطا کی گئی۔ اور کسی کو کم"

(پیغام صلح ۱۷ مارچ ۱۹۴۳ء)

بے شک میں نے مصری صاحب پر تناقض کو رفع کرنے کا بوجھ ڈالا ہے۔ کیونکہ مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی عبارت کا ایک غلط مفہوم لیا تھا۔ مجھے یہ دکھانا مطلوب تھا۔ کہ اس مفہوم کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری تحریرات مؤید نہیں۔ میں چاہتا تھا کہ مصری صاحب اپنی غلطی سمجھ جائیں۔ مگر اب مصری صاحب نے اس بوجھ کو الٹا مجھ پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ میرے نزدیک تو دونوں عبارتوں میں کوئی تناقض ہی نہیں۔ یہ تناقض تو مصری صاحب کے پیش کردہ مفہوم کے لحاظ سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے ان کا فرض تھا کہ وہ خود ہی اسے رفع کرتے۔ لیکن اس بوجھ کو خود اٹھانے کی بجائے وہ الٹا مجھ پر یہ فرض عائد کر رہے ہیں۔ کہ میں دونوں حوالوں میں تطبیق کی صورت پیش کروں۔

اور اگر تطبیق دینے میں عجز کا اعتراف کر لوں یا پندرہ دن خاموش رہوں۔ تو پھر مصری صاحب جواب کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اتفاق سے میں پچھلے دنوں تبلیغی دورہ پر رہا۔ اور مصری صاحب کے اس مضمون پر ۱۵ دن گزرنے کی بجائے اب دو مہینے گزر چکے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ مصری صاحب نے حسب وعدہ میری اتنی لمبی خاموشی کو عجز کا اقرار قرار دے کر ابھی تک ان تحریروں کا حل پیش کرنے کی طرف توجہ نہیں کی تاہم مجھے چونکہ مصری صاحب کی غلط فہمیوں کا ازالہ مطلوب ہے۔ اس لئے میں اب انہیں زیادہ انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا اور خود ہی حل پیش کر دیتا ہوں۔ مصری صاحب سُن لیں۔ کہ انہوں نے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۳۸ کی تحریر کا جو مفہوم پیش کیا ہے۔ کہ اسلام سے پہلے ہر سچے دین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم کے امتی نبی ہوتے رہے۔ میرے نزدیک اس عبارت کا ہرگز یہ مفہوم نہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاف لفظوں میں تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ نبی تراش ہونے کی قوت قدسیہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل تھی۔ اور یہ بات خاتم النبیین کے معنوں میں بیان فرمائی ہے۔ تو اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہرگز یہ بات منسوب نہیں کی جا سکتی۔ کہ آپ نے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں یہ فرمایا ہے۔ کہ اسلام سے پہلے ہر سچے دین میں اور ہر نبی کی پیروی سے اسی قسم کے امتی نبی پیدا ہوتے رہے جس قسم کا امتی نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جامع جمیع کمالات انبیاء کی قوت قدسیہ اور فیضان اتم کی برکت سے بن سکتا ہے۔ کیونکہ اسی صورت میں ہر نبی کو خاتم النبیین تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ نبی تراش کے معنوں میں خاتم النبیین ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی خصوصیت ہے۔ چنانچہ اسی کی تائید حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں فرماتے ہیں۔ "بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"

اب رہی یہ بات کہ ضمیمہ براہین احمدیہ کی عبارت کا مفہوم کیا ہے۔ سو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ اس عبارت میں سچے دین سے مراد محض اسلام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر غیر احمدیوں کے سوال کے جواب میں لکھی ہے۔ جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اسلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے آپکا کوئی امتی مقام نبوت حاصل نہیں کرسکتا۔ آپ نے اس تحریر میں ان کے اس عقیدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لکھا ہے۔

"سو ایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے"

یعنی آپ نے غیر احمدیوں کے عقیدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے دین کو اس عقیدہ کے لحاظ سے سچا قرار نہیں دیا۔ اور چونکہ اس وقت آپ کے نزدیک وہی دین سچا دین تھا جس کے آپ قائل تھے۔ اور جو یہ تعلیم دیتا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی یہ خصوصیت ہے۔ کہ آپ ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ کہ آپ ہی کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور آپ ہی تمام نبیوں میں سے نبی تراش ہیں اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ اسی لئے آپ نے اپنے دین کو سچا دین قرار دیا۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کی زیر بحث عبارت کا اگر یہ مفہوم لیا جائے۔ جو میں نے اوپر بیان کیا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان زیربحث اقوال میں کوئی تناقض نہیں رہتا بلکہ دونوں تحریریں ایک دوسرے کے موافق نظر آتی ہیں۔ اب اگر مصری صاحب میرے معنوں کو قبول نہ کریں۔ تو ان کا فرض ہے۔ کہ ضمیمہ براہین احمدیہ کی تحریر میں ان کے پیش کردہ مفہوم کے لحاظ سے جو میری طرف سے پیش کردہ تحریروں میں جو تناقض نظر آتا ہے۔ اسے رفع کرکے دکھلائیں۔

مصری صاحب کو اگر اپنے ہی معنوں پر اصرار ہو تو پھر میں بطور تنزل انہیں ایک اور جواب بھی دیتا ہوں۔ شاید وہ اس سے ہی فائدہ حاصل کرلیں۔ وہ یہ کہ اس فقرہ میں سچے دین سے مراد اگر محض اسلام نہ لیا جاوے۔ بلکہ اپنے اپنے زمانہ میں ہر سچے مذہب کو مراد لیا جائے۔ اور پھر اس عبارت کا یہ مفہوم لیا جائے۔ کہ ان تمام سچے مذہبوں اور ان کے انبیاء کی پیروی امتی نبی بناتی تھی۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ اس جگہ ان مذاہب کے لحاظ سے امتی نبی سے مراد جزوی نبوت کے حامل یعنی محدثین لئے جائیں گے۔ جیسے کہ مصری صاحب بھی مراد لیتے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی قوت قدسیہ کے لحاظ سے جو امتی نبی ہو۔ اس میں نبوت جزوی اور ناقصہ تسلیم نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان معنوں میں خاتم النبیین تسلیم فرمایا ہے۔ کہ صرف آپ ہی کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا بھی لازمی ہے یعنی امتی کو کامل ظلی نبی بنانے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منفرد ہیں۔ ولولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ۔

یہ فرق اس لئے تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چشمہ مسیحی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جامع جمیع کمالات انبیاء قرار دیا ہے۔ یعنی جو کمالات متفرق طور پر تمام انبیاء میں الگ الگ پائے جاتے تھے۔ وہ سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں جمع ہیں۔ پھر اس کے بعد آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شان بھی بیان فرمائی ہے۔ کہ آپ کی پیروی سے آپ کا ایک امتی آپ کی ظلیت میں جامع کمالات انبیاء ہو سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نبی جو جامع جمیع کمالات نہ تھے۔ ان کا امتی جزوی نبی ہی بن سکتا ہے۔ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جامع کمالات ہونے کا ہی دعوےٰ کیا ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اسی کی پیروی سے پایا" ۶۲

پس اس تشریح کے لحاظ سے بھی دونوں قسم کی عبارتوں میں کوئی تناقض نہیں رہتا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کی قوت قدسیہ اور فیضان میں جو فرق ہے وہ بھی نمایاں رہتا ہے۔ اب میں دیکھوں گا مصری صاحب میرے معنوں کو قبول نہ کرکے کس طرح اپنے مفہوم کو صحیح قرار دیتے ہوئے ان اقوال میں تطبیق کرکے دکھلاتے ہیں۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ
قادیان

نتیجہ امتحان دعوۃ الامیر از صفحہ ۱ تا صفحہ ۹۸

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے ماتحت کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے کے لئے کہا جائے۔ اور پھر ان کا امتحان لیا جائے" ہر تین مہینہ کے بعد ایک چھوٹی سی کتاب بطور نصاب مقرر کرکے اس کا امتحان لیتی ہے۔ دعوۃ الامیر تا صفحہ ۹۸ کا امتحان ۱۳ ہجرت ۱۳۲۲ھ کو لیا گیا۔ جس کا نتیجہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

کل تعداد امیدواران جن کے پرچے دفتر میں موصول ہو چکے ہیں۔ ۲۲۰ ہے۔ اس میں ۱۹۲ کامیاب ہوئے ہیں۔ کئی مجالس بیرون نے امتحان کے التوا کی اجازت حاصل کرلی تھی۔ ان کے پرچے آنے پر ان کا نتیجہ براہ راست ان مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔

اس امتحان میں مولوی شوکت حسین صاحب حلقہ مسجد مبارک ۹۵/۱۰۰ نمبر حاصل کرکے اول اور بشارت الرحمن صاحب دارالرحمت ۹۴/۱۰۰ نمبر لے کر دوم رہے۔ مجلس مرکزیہ ان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہے۔

جن کے نام یا رول نمبر درج نہیں افسوس ہے۔ کہ وہ کامیاب نہیں ہوسکے۔ امید ہے کہ آئندہ امتحان میں وہ زیادہ تیاری کے ساتھ حصہ لیں گے۔ مستورات اپنے مقام کے نیچے اپنا رول نمبر تلاش کریں۔ حیدرآباد کی چونکہ فہرست ضائع ہو چکی ہے۔ جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔ اس لئے تمام امیدوار اپنے نتیجے کے لئے اپنا رول نمبر تلاش کریں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے صرف بیرونی مجالس کا نتیجہ اخبار میں دیا جا رہا ہے۔ مقامی مجالس کو براہ راست بھجوا دیا گیا ہے۔

آئندہ امتحان۔ مجلس مرکزیہ کے زیر اہتمام آئندہ امتحان کے لئے کتاب دعوۃ الامیر از صفحہ ۹۹ تا صفحہ ۱۹۶ بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۲۵ وفا ۱۳۲۲ ہش (۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء) کو ہوگا۔

سالانہ امتحان۔ یونیورسٹی کے امتحان پاس کرنے والے طلباء کے لئے ایک علیحدہ کورس مقرر کیا گیا ہے۔ جس کا امتحان سالانہ ہوا کریگا۔ اس سلسلہ میں پہلا امتحان مورخہ ۱۲ تبوک ۱۳۲۲ ہش (۱۲ ستمبر ۱۹۴۳ء) کو ہوگا۔ جس کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی ــــ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ــ الوصیت بطور نصاب مقرر ہیں۔ یونیورسٹی کے امتحان دینے والے طلباء کے علاوہ دیگر احباب بھی اس میں شامل ہوسکتے ہیں۔ نتیجہ حسب ذیل ہے۔

خاکسار ملک عطاء الرحمن مہتمم تعلیم

کبیر والا ضلع ملتان۔ محمد منظور صاحب ایاز ۹۳۔

کوہاٹ۔ میاں عبدالقیوم صاحب ۹۱ رول نمبر ۱۷۹ ــ ۶۸ رول نمبر ۱۸۰ ــ ۶۴۔ رول نمبر ۱۸۱ ــ ۷۰۔

سہارنپور۔ افتخار علی صاحب ۵۷

بریلی۔ رول نمبر ۱۶۷ ــ ۷۶ **لائلپور شیخ** عبدالقادر صاحب ۸۲۔ شتاق احمد صاحب نہیر ۶۳۔ عبدالجبار صاحب ۹۴ **سیالکوٹ شہر** بابو محمد اقبال صاحب ۵۶۔ بابو عبدالمجید صاحب ۶۷۔ حکیم عبدالرحیم صاحب ۷۲۔ خدا بخش صاحب عبد ۸۰ **شملہ**۔ چودھری فیض عالم صاحب ۷۶۔ سعادت احمد صاحب ۶۷۔ میر انور احمد صاحب ۷۷۔ رول نمبر ۴۲ ــ ۹۴۔ **سٹروعہ** چودھری چھجو خان صاحب ۷۷۔ چودھری بشارت علی خان صاحب ۵۸۔ مہرالدین صاحب ۹۴ ماسٹر محمد علی صاحب ۵۹۔ ماسٹر علی محمد صاحب ۸۰ **کرتارپور ضلع جالندھر**۔ ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب ۵۸۔ رول نمبر ۶۶ ــ ۷۱ **چک ۹۹ شمالی سرگودھا**۔ چودھری سلطان احمد صاحب ۸۱ **سکندرآباد دکن**۔ عبدالقادر صاحب ۷۸ سیٹھ یوسف صاحب ۳۸۔ رول نمبر ۸۲ ــ ۳۶ **سیالکوٹ چھاؤنی**۔ چودھری ممشاد احمد صاحب ۵۸۔ محمد نواز صاحب ۷۲۔ سید بشیر احمد شاہ صاحب ۵۰

رول نمبر ۱۱۲ - ۳۳ منیر احمد صاحب بنس ۹۲
تہال۔ رول نمبر ۱۳۲ - ۶۵ - ڈسکہ
شکر اللہ خان صاحب بس ۳۹ - انبالہ شہر
محمد علی صاحب نثار ۵۹ بابو علی محمد صاحب ۵۷
کراچی۔ بابو نور علی صاحب ۷۳ - چوہدری
غلام حسین صاحب ۷۷ - ماسٹر مہر محمد صاحب قریشی ۹۶
ماسٹر امین الدین صاحب ۴۴ مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب
بابو احمد خان صاحب ۶۶ بابو منیر احمد صاحب ۷۱
جہلم۔ رول نمبر ۲۳۱ - ۳۸ - رول نمبر ۲۳۲
۵۵ - رول نمبر ۲۳۳ - ۴۶ رول نمبر ۲۳۴ - ۶۵
ٹنڈیونم۔ رول نمبر ۲۸۸ - ۶۵ - محمود الحسن صاحب

آئی۔ سی۔ ایس۔ ۵ ے حیدرآباد دکن۔
رول نمبر ۲۹۰ - ۷۳ رول نمبر ۲۹۱ - ۸۵
" ۲۹۲ - ۷۰ " ۲۹۳ - ۳۳
" ۲۹۵ - ۴۳ " ۲۹۷ - ۴۹
" ۲۹۸ - ۳۸ " ۲۹۹ - ۷۵
" ۳۰۰ - ۳۱ " ۳۰۱ - ۴۴
بنگہ ضلع جالندھر۔ صوفی محمد ابراہیم
صاحب ۴۲ - مولوی بشیر احمد صاحب ببر ۴۷
کمال الدین صاحب ۴۴ - جمال الدین
صاحب ۵۲ - سیٹھ محمد الدین صاحب ۵۵

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۶۲۳۔ قاسم خان ولد خداداد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن گٹھالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت اس وقت -/۳۱۰۱ روپیہ ہے۔ اس کا دسواں حصہ تین صد دس روپیہ ہوتا ہے۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ اپنی زندگی میں بالاقساط ادا کروں گا۔ اگر نہ ادا ہو سکیں تو وارثان سے وصول کر لیا جائے مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لہٰذا یہ وصیت تحریر کر دیتا ہوں کہ سند ہے۔ اگر آئندہ جائداد پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد۔ قاسم خان گٹھالیاں۔ گواہ شد بشیر احمد ... گواہ شد غلام محمد امیر جماعت ... گواہ شد شیخ غلام رسول سیکرٹری مال گٹھالیاں۔

نمبر ۶۶۲۴۔ عبدالمالک ولد میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم قوم ... پیشہ زرگری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ حال ... ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ اس وقت میری جائداد سوائے مکانات جو کہ موضع بھیرہ جھنگی مذکور میں ہیں کوئی نہیں۔ مکانات ایک دالان اور اس کے آگے برآمدہ صحن وغیرہ جو کہ رقبہ تخمیناً ۴ مرلہ میں ہے۔ جس کی قیمت ۶۰۰ روپے کے قریب ہے اسکے علاوہ میری آمد پیشہ زرگری سے فی الحال بہت کم ہے۔ اس میں بھی انشاء اللہ ۱/۱۰ حصہ بطور حصہ آمد اور مکانات کا بھی ۱/۱۰ وصیت کرتا ہوں
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس وصیت کو قبول فرمائے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو...

[illegible]

احباب سے ضروری التماس

جن خریداران الفضل کا چندہ ۳۰ جون ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام یکم جون کو وی پی ارسال ہوں گے۔ اخبار میں قلت جگہ کے باعث اسماء وار فہرست شائع کرنا ناممکن ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔ یا وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست گو وعدہ تو کر لیتے ہیں کہ رقم ماہوار بذریعہ محاسب ارسال کریں گے۔ لیکن اس میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دفتر وی پی کرنے اور بصورت عدم وصولی پرچہ بند کر دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیئے۔

منیجر

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۴ مئی۔ برطانی طیاروں نے گذشتہ شب روہر کے دوسرے بڑے صنعتی شہر پر زبردست حملہ کیا۔ یہ شہر ایسن سے دوسرے درجہ پر ہے اور اس کی آبادی پانچ لاکھ ہے۔ ٹیونیشیا اور سسلی کے درمیان پینٹی لیریا کے ہوائی اڈوں پر شدید بمباری کی گئی۔ بم ٹھیک نشانہ پر بیٹھے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ سارڈینیا اور جنوبی اٹلی کے بعض اور ٹھکانوں پر بھی حملے کئے گئے۔

دہلی ۲۴ مئی۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ اراکان کے محاذ کی حالت بدستور ہے۔ گشتی دستوں میں صرف ایک جھڑپ ہوئی جس میں ہمارا کوئی آدمی نہ مارا گیا اور نہ زخمی ہوا۔ برطانی طیاروں نے برما میں کئی جگہ دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے اور ایک طیارہ کے سوا سب واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ جزیرہ اٹو کے مشرقی کنارہ پر بچی کھچی جاپانی فوجوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ اور اس غرض کی تکمیل کے لئے امریکن فوجوں نے تین طرف سے حملہ کیا ہے۔ نیو آئرلینڈ میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ وائٹ ہاؤس امریکہ کا [illegible] ہوئی۔ بڑے بڑے فوجی افسروں نے یورپ پر حملہ کی تجاویز پیش کی ہیں۔ دونوں نے اس پر غور کیا۔ شاید کل تک دونوں میں دو ہفتہ کی بات چیت کا اعلان کر دیا جائے گا۔

کلکتہ ۲۴ مئی۔ سر ناظم الدین وزیر اعظم بنگال نے ایک ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری وزارت ہندو مسلم اتحاد کرانے اور کھانے کی مشکلات کو حل کرنے کی پوری پوری کوشش کرے گی۔ اگر صوبہ بنگال میں کما حقہ امن ہو جائے تو سیاسی قیدیوں کی رہائی کا کام تیزی سے شروع ہو جائیگا۔

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ یہاں صوبوں اور ریاستوں کے نمائندوں اور مرکزی حکام کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں سٹینڈرڈ کلاتھ کی تقسیم پر غور کیا گیا۔ اور ایسی تجاویز منظور کی گئیں۔ جن سے سٹینڈرڈ کلاتھ آسانی سے صوبوں کی ضروریات کو پورا کر سکے۔ اس کانفرنس کے پریذیڈنٹ سر عزیز الحق تھے۔

پشاور ۲۵ مئی۔ سردار اورنگ زیب خان نے گورنر سے ملاقات کی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ آپ نے وزراء کی فہرست پیش کر دی ہے۔ اس فہرست میں سردار اجیت سنگھ کا نام بھی ہے۔ جنکو اقلیتوں کے نمائندہ کے طور پر لیا گیا ہے۔

دہلی ۲۴ مئی۔ چٹاگانگ پر جو حملہ ہوا تھا اس میں دشمن کے ۱۲ جہازوں میں سے ۱۱ کو برباد کر دیا گیا تھا۔ امریکی جہازوں نے بھی ہندوستان سے اڑ کر رنگون پر حملے کئے اور دشمن کے ۲ جہازوں کو نشانہ بنایا۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ لنڈن ٹائمز نے انٹرنیشنل کمیونسٹ سوسائٹی کے ٹوٹنے پر لکھا ہے۔ کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ روس نے برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے لئے ایک اور قدم اٹھایا ہے۔ اب یورپ کے مسائل کا فیصلہ کرنے میں روس اتحادیوں کا شریک ہوگا۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ برطانی طیارے اب تک جرمنی پر ایک لاکھ ٹن بم برسا چکے ہیں۔ ۱۹۳۹ء میں مارشل گورنگ نے بڑے فخر کے ساتھ کہا تھا کہ دشمن کا ایک بھی طیارہ روہر پر نہیں پہنچ سکتا۔ مگر اب یہ دعویٰ نہایت بری طرح غلط ثابت ہو چکا ہے کہ ڈورٹمنڈ پر جو حملہ کیا گیا اس میں پانسو سے زیادہ طیاروں نے حصہ لیا۔ جن میں چار انجن والے بڑے طیارے تھے۔ جرمنوں نے مان لیا ہے۔ کہ ڈورٹمنڈ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس حملہ میں ۳۵ ٹن بم فی منٹ کے حساب سے گرائے گئے۔ ایک لاکھ ٹن بم برسانے پر ایئر چیف مارشل نے اپنے فضائی بیڑے کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ چار دن تک لگاتار سسلی پر حملوں کے بعد اب اتحادی طیاروں نے اپنے حملوں کا رخ پینٹی لیریا کی طرف پھیر دیا ہے۔ برطانی بحری بیڑے کے طیاروں نے دشمن کے ایک ٹینکر پر سیدھے نشانے لگائے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ شب کی رات کو بحری بیڑے کے طیاروں نے دشمن کی آٹھ ای بوٹوں پر حملہ کیا۔ اور تین کو ڈبو دیا گیا پانچ کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ نیز چھوٹے تجارتی جہازوں کے قافلہ پر جس کے ساتھ حفاظتی جہاز بھی تھے۔ حملہ کر کے ایک ڈبو دیا۔

پشاور ۲۵ مئی۔ انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت صوبہ سرحد میں جو اعلان نافذ تھا اسے آج واپس لیا جا رہا ہے۔ تا سردار اورنگ زیب صاحب اپنی وزارت مرتب کر سکیں۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دفعہ ۹۳ کا اطلاق حضور وائسرائے کی منظوری سے واپس لے لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ جن ہندوستانیوں نے برما کی لڑائی میں بہادری کے کارنامے دکھائے ہیں۔ ان کے نام لنڈن گزٹ میں شائع کئے گئے ہیں۔

ماسکو ۲۵ مئی۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت لڑائی کا زور نوووروسیسک کے شمال مشرق میں ہے۔ روسی توپوں نے دشمن کے بہت سے ٹینک اور گاڑیاں برباد کر دیں اور ریل کے محاذ پر دشمن کی فوجوں کے جمگھٹوں پر گولہ باری کی گئی۔ برلین ریڈیو کا بیان ہے کہ ویلکی لوکی میں روسیوں نے ٹینکوں اور توپوں سے سخت حملہ کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ جنرل ڈیگال کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل جیرو نے اپنی ۱۷ مئی کی چٹھی میں جو باتیں لکھی ہیں وہ آزاد فرنچ نیشنل کمیٹی ان سے متفق ہے۔ جنرل ڈیگال اسی ہفتہ الجیریا روانہ ہو جائینگے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ چیکوسلواکیہ کے صدر ڈاکٹر بینش نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جب بحیرہ روم میں حملوں کا زور بڑھا تو اٹلی جنگ سے الگ ہو جائے گا۔ اور جرمنی میں اندرونی بغاوت اور شورش برپا ہو جائے گی۔

دہلی ۲۵ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ حال میں کپاس کے بارہ میں جن قوانین کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کے سلسلہ میں دریافت کیا جا رہا ہے۔ کہ کپاس سے مراد کیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ کپاس سے مراد عام روئی ہے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ خصوصی مسٹر ڈیوس نے ایک بیان میں روسیوں کی بہادری کی خاص تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ سٹالین گراڈ کی دوبارہ تعمیر نہیں کی جانی چاہیئے۔ بلکہ اسے اسی طرح کھنڈرات کی صورت میں ہی آئندہ نسلوں کے لئے بطور یادگار چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور دریائے والگا کے کنارے پانچ میل کے فاصلہ پر دوسرا شہر آباد کرنا چاہیئے۔

واشنگٹن ۲۵ مئی۔ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ میں کل بھی مشاورت ہوتی رہی۔

دہلی ۲۵ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ رات کو اتحادی طیاروں نے رنگون۔ پروم اور تانگو پر پھر حملہ کیا۔ مرتبان کی کھاڑی میں دو جاپانی جہازوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ایک جہاز پر سیدھے نشانے لگے اور وہ غرق ہوتا دیکھا گیا۔ دوسرے کو بھی کافی نقصان پہنچا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر